نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۵۰ — مطبوعہ ۱۱ ڈسمبر ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ/ ۱۱/

اضلاع بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ عہ/ ۸/

دو دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی۔ عہ/ ۴/

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ بہرحالت فی قیمت پیشگی لیجائیگی۔

ایڈیٹوریل

ہماری انجیل اگر پوشیدہ ہووے تو انہیں پر پوشیدہ ہے جو ہلاک ہوتے ہیں۔ کہ اس جہان کے خدا (شیطان) نے انکی عقلوں کو جو بے ایمان ہیں تاریک کر دیا ہے تا نہووے کہ مسیح جو خدا کی صورت ہے اُسکی جلال والی انجیل کی روشنی اُنپر چمکے۔ ۲ قرنتیوں ۴۔ ۳ و ۴۔

جیسی مسطورہ آیات کی باتیں اُس زمانہ کے مخالفین انجیل کے حق میں صادق تھیں زمانہ حال کے مخالفوں کے حق میں بھی صادق ٹھہرتی ہیں۔ اگرچہ اس کتاب کا ترجمہ جسکو جلال والی انجیل کہا گیا ہے فی زمانہ قریب تین سو زبانوں میں جو روئے زمین کے مختلف ممالک میں بولی جاتیں ہو چکا ہے اور قریب پینتالیس کروڑ بنی آدم کی جو کرہ زمین پر آباد ہیں مقبولہ اور ایک خزانہ خاص اور برکت اور روشنی بخش کتاب ہے تو بھی اسی ہندوستان میں کتنے لوگ پائے جاتے ہیں جنپر ابتک یہہ گویا پوشیدہ ہے۔ اور اسکا سبب جیسا کہ آیات مرقومہ بالا میں بیان ہوا یہہ ہی ہے کہ اس جہان کے خدا نے انکی عقلوں کو بے ایمانی کے باعث تاریک کر دیا ہے کہ وے دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سمجھتے۔ چنانچہ ہمارے اُس ایڈیٹوریل پر جو نور افشاں مطبوعہ ۱۳ نومبر میں ہم نے پادری سی بی نیوٹن صاحب ڈی ڈی کے بمقام لودیانہ گرجا میں وعظ کرنیکے بیان میں لکھا تھا کہ انہوں نے فرمایا کہ یہہ تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ اخلاق کو برباد کرنیوالی تو ہزارہا کتابیں نظم و نثر کی کتب فروشوں کی دوکانوں میں موجود ہیں اور کلام الٰہی جو انسان کی دینی و دنیوی بہبودی و نجات کا بے بہا خزانہ ہے وہ کتب فروشوں کی دوکانوں میں ڈھونڈھے سے بھی نہ ملے"۔ دیانندی آریگن ست دھرم پرچارک لکھتا ہے کہ "تعجب کی بات ہی کونسی ہے۔ اس روشنی کے زمانہ میں بچوں کے خیالات کی کب قدر ہو سکتی ہے" ہم نہیں جانتے کہ ہمعصر موصوف حقایق سے کس لئے دیدہ و دانستہ چشم پوشی کرتا ہے حالانکہ ہم نے کئی ایک تعلیم یافتہ آریوں کو اس بات کا مُقر پایا کہ ہم نے جو کچھ برکتیں اور روشنی تعلیم و اخلاق مشن سے حاصل کی ہیں اُنکے لئے ہم مسیحی مشنریوں کے تہہ دل سے شکر گذار ہیں۔ آپ کو بھی یہہ روشنی کا زمانہ دیکھنا صرف اس ملک میں بیبل کی اشاعت کی بدولت نصیب ہوا ہے کہ جسکی روشنی نے ملک ہند کے باشندوں کے تاریک کاموں اور خراب مذہبی رسومات کی برائیوں کو ظاہر کر دیا ہے۔ اور لوگوں کو اپنے ٹوٹے چھوٹے مذہبی جھونپڑوں کی مرمت کی فکر پیدا ہوئی اور نئے نئے فرقے اور سماجیں اس ملک میں قایم ہونے شروع ہوئے تاکہ چندے باشندگان ہند کو مسیحیت میں داخل ہونے سے روکیں اور پرانی ہندو عمارت کو گرنے سے بچائیں اور اسے کو وید کی آڑ میں چھپائیں لیکن آخر کو سچائی غالب آئیگی اور آفتاب صداقت کی کرنیں تمام اطراف

ہند کو روشن کریگی۔ اور جسکو آپ بچوں کے خیالات تصور کرتے ہیں تمام دُنیا کے لوگوں کا وہی دستور العمل ہوگا۔ آپکا یہہ لکھنا کہ افریقہ کے باشندے بہت جلد بیبل کو قبول کرتے ہیں اسی سے بیبل کی اصلیت معلوم ہوتی ہے کہ مہذب قومیں اسکو چھوڑتی جاتی ہیں اور وحشی قبول کرتے جاتے ہیں آپکی ناواقفیت اور حقیقت سے عمداً چشم پوشی پر دلالت کرتا ہے۔ کیا یورپ و امریکہ کی وحشی اور بت پرست قومیں اس کتاب کی تعلیم سے مہذب و خدا پرست نہیں بن گئیں؟ مڈیگاسکر کے باشندوں کو اسنے حیوان سے انسان نہ بنایا؟ فیجی وغیرہ ٹاپوؤں کے آدم خوروں اور سباع خصلتوں کو شایستہ اور نیک خصایل نہیں کردیا؟ اسکے سوا اور کونسی کتاب* دُنیا میں ہے جو تین سو سے زیادہ زبانوں میں ترجمہ کی گئی ہے اور کرہ زمین کے کروڑوں کروڑ آدمی اسکو مقدس اور متبرک جانتے اور مانتے ہیں؟ شاید وہ مہذب قوم جو اسکی مخالف اور اسکو چھوڑنے والی ہے آریہ قوم ہوگی جسکی تہذیب نیوگ وغیرہ شرمناک تعلیموں سے زمانہ حال کے کل شرفا و عقلا انگشت بدنداں ہیں اور نہایت حقارت و نفرت کی نظر سے اُسکی مکروہ کارروائیوں کو دیکھ رہے ہیں۔ لیکن آپ جیسے دیانندیوں کی مخالفت سے بیبل کی اشاعت و ترقی میں ذرا بھی خلل واقع نہ ہوگا۔ شر کے چھرّے جبرالٹر کے قلعہ محکم کی دیواروں کا کیا نقصان کرسکتے ہیں*

گذشتہ ہفتہ میں مشہور پادری ایونس صاحب نے ایک مسیحی سے سوال کیا کہ محمد صاحب کا سب گناہوں سے بڑا گناہ کیا تھا؟ اُسنے درجواب یہہ کہا کہ اُسکا سب سے بڑا گناہ یہہ تھا کہ اُسنے مسیح کی صلیبی موت کا جو تمام بنی آدم کی نجات کا باعث ہے اور جسپر تمام انبیائے سابقین شاہد ہیں انکار کیا اور اُسکی الوہیت کو رد کیا جسکی کل کتب مقدسہ سابقہ گواہی دیتی ہیں۔ پادری صاحب موصوف نے فرمایا کہ بیشک یہہ بھی بہت بڑا گناہ تھا لیکن گناہ عظیم اُنکا یہہ تھا کہ خواہشات نفسانی کا مغلوب ہوکے ناجایز فعلوں کا مرتکب تو خود ہوا اور خدائے قدوس کے حق میں یہہ کہنے کی جرأت کی کہ اُسنے ان کاموں کے کرنیکی اُسے اجازت دی ہے!!! نبیوں کے گناہوں اور محمد صاحب کے گناہوں میں آسمان و زمین کا فرق ہے۔ اُنہوں نے اپنے گناہوں پر خدائی اذن و اجازت کا پردہ ہرگز نہ ڈالا بلکہ اپنی خطاؤں کو مانا اور پہچانا اور بصدق دل تائب و پشیمان ہوئے۔ لیکن محمد صاحب نے اپنے کو راستباز ٹھہرانیکی اس حیلہ سے کوشش کی کہ خدا نے اسکو ایسا کرنیکی اجازت بخشی ہے۔ کیا یہہ گناہ عظیم نہیں ہے؟ داؤد کی آہ زبور کا جو اوریاہ کی عورت کے معاملہ میں اُنکی شکستہ دلی اور توبہ و معافی مانگنے کے بیان میں ہے سورہ احزاب سے مقابلہ کرو جسمیں زید کی جورو زینب کے ساتھ جو کچھ محمد صاحب نے کیا بیان پایا جاتا ہے اور معلوم ہوگا کہ اِن دونوں شخصوں کے افعال و اقوال میں کتنا بڑا فرق ہے*

* دیکھئے انگلینڈ اور امریکہ کی بیبل سوسائٹی نے اسوقت تک ساڑھے سترہ کروڑ نسخہ جات بیبل و انجیل و حصہ جات کلام مقدس شایع و تقسیم کئے ہیں۔ اور پچیس کروڑ تک انکی آمدنی ہوئی۔ یہہ سب صرف ہی روداس ہی کا ہوا ہے*

وزیر الملک کے اس بیان میں کہ "ہندوستان میں جسقدر عیسائی ہوئے ہیں اور ہورہے ہیں اسی حضرت ابیض اللون (روپیہ) کے کرشمے ہیں جناب مسیح علیہ السلام پر دل سے ایمان لانیوالے تو ہندوستان میں معلوم" ہندوستان کے بیس لاکھ دیسی مسیحیوں کی نسبت کہانتک صداقت پائی جاتی ہے ہم اسکا فیصلہ غیر متعصب و منصف مزاج اشخاص کی رائے پر چھوڑتے ہیں۔ بیشک دیسی عیسائیوں میں بعض لالچی بھی ہونگے تو کیا اس سے یہہ لازم آئیگا کہ سب ہندوستانی عیسائی ایسے ہیں۔ اسکے علاوہ ہندوستانی کل عیسائی مشنوں ہی میں پرورش نہیں پاتے بلکہ لاکھوں عیسائی موجود ہیں جو دوسرے کاموں اور پیشوں کے ذریعہ اپنی معاش حاصل کرتے ہیں۔ ہمارا مُدعا تو لیورپول کے نومسلموں کی درخواست چندہ کے ساتھ اُنکے اس بے بنیاد دعویٰ پر تھا کہ وہ ہندوستان کے چندے سے انگلستان کو نبی عرب کا کلمہ گو بنانا چاہتے ہیں حالانکہ ہندوستان آپ قلاش ہورہا ہے اور اگر ایسی حالت میں بھی یہاں کے لوگ اُنکو کچھ چندہ عنایت کریں تو بیشک اُن نومسلموں کا مقصد حاصل ہوجائے گا لیکن انگلستان کو محمدی دین کا معتقد بنالینا ایک خیالی پلاؤ پکانا ہے اور بس*

جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ آج کل ہندوستان میں نئے نئے اخبارات و رسالہ جات جاری ہوتے جاتے ہیں اور دین حق پر حملہ کرنے میں اپنا فخر اور کار ثواب سمجھتے ہیں۔ اور بعض اخبارات جنکی پیدایش کو جمعہ جمعہ آٹھ دن بھی نہیں ہوئے نورافشاں پر جو ایک مسیحی اخبار ہے ہر صورت سے زبانِ مخالفت و طعن و تشنیع بغیر سوچے سمجھے دراز کرتے اور نہیں جانتے کہ وے کیا کہتے اور کرتے ہیں۔ تو فوراً یہہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کیا پینے کی کیس پر لات مارنا اُنکے لئے ایک آسان کام ہے؟ نورافشاں اس ملک میں اٹھارہ برس سے آفتاب صداقت کے نور کو تاریکی نشین لوگوں پر پھیلاتا ہوا برابر اپنے نجات دہندہ کی گواہی دیتا رہیگا۔ اور ایسے ویسے نوزائیدہ طفلکوں کے شور و شر کی مطلق پرواہ نہ کریگا۔ کیونکہ خداوند رب الافواج اسکا حامی و مددگار ہے۔ لیکن زمانہ کی نیرنگیاں نہایت تعجب خیز و حیرت انگیز ہیں۔ جرأت نے خوب کہا ہے کہ:-

دیا سلائی جو بیچیں تھے یا کہ سر کنڈا۔
ہوئے وہ صاحب لشکر بنا کے ایک جھنڈا
ہوائے باغ جہاں سے ہو کیونکہ دل ٹھنڈا
کہ مرغ شنی کا بچہ نکلتے ہی انڈا۔

حضورِ بلبلِ بستاں کرے نوا سنجی
کریں ہیں ریختہ گوئی کا قصد قصباتی
مصوری کا لگے کام کرنے اب کھاتی
غرض یہہ بات ہو اندھیر کی نظر آتی -
کہ پر تو چی ہوئی شاماں زراہ بدذاتی
حضورِ بلبلِ بستاں کرے نوا سنجی

مُراسلات

مشن سکولوں سے ہندوستان کو کیا فایدہ پہنچا ہی؟

کلیہ قاعدہ ہی کہ جب کوئی شخص کارخانہ یا کوئی کارِ خیر شروع کرتا ہی - تو اپنی کوششوں کے نتایج دیکھنے کا خواہاں رہتا ہی - اسی باعث سے یہہ سوال آجکل اُن مختلف معزز مسیحی سوسائٹیوں کے زیر بحث ہی جو بذریعہ مشن سکولوں کے ہندوستان میں انجیل کو پھیلانا چاہتی ہیں - اسلئے جو لوگ مسیحی دین کی اشاعت میں کچھ انٹرسٹ رکھتے ہیں انکے لئے اس سوال پر غور کرنا فایدہ سے خالی نہ ہوگا ✤

اگرچہ اس قسم کے امور پر بحث کرنا تجربہ کار اور لایق اشخاص کا کام ہی - لیکن موجودہ واقعات سے جو نتایج حاصل ہوں انکو ہر ایک شخص حسب معلومات پیش کرکے کچھ نہ کچھ رائے زنی کر سکتا ہی - اس سوال کا جواب دینے سے پیشتر انجیل کی تعلیم کی ضرورت اور طریق تعلیم کی بابت فیصلہ قایم کرنا چاہئے اور بعد ازاں اسپر غور کرنا ضرور ہی کہ مشن سکول کہانتک اپنے فرایض کو پورا کرتے ہیں ✤

انجیل کی تعلیم کی ضرورت کے ثبوت میں ہم اپنے خداوند کا فرمان پیش کرتے ہیں کہ "دُنیا میں ہر ایک مخلوق کے سامنے انجیل کی منادی کرو" دنیا کا زیادہ حصہ بچے اور جوان ہیں اور اُنکو بھی تعلیم کی ایسی ہی ضرورت ہی جیسی عمر رسیدہ لوگوں کو - بلکہ اُنکے سادہ دلوں پر کسی راستی کو نقش کرنا زیادہ آسان ہی - گھروں یا بازاروں میں تعلیم یافتہ یا بڑی عمر والوں کو انجیل سنائی جا سکتی ہی - مگر بچوں یا جوانوں کے لئے (مشن) سکولوں سے بڑھ کر انجیل سُنانے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ✤

طریق تعلیم سے ہماری یہہ غرض نہیں کہ اُستاد کس ڈھنگ سے انجیل اپنے طلبا کے سامنے پیش کرتے ہیں بلکہ یہہ کہ آیا وہ اُنکو بطور افسانہ یا تواریخ کے پیش کرتے ہیں یا خود انجیل کے مرکز یعنی مسیح کو پیش کرتے ہیں - جن مشن سکولوں میں ہندو مسلمان انجیل کی تعلیم دیتے ہیں وہ اس بحث سے خارج ہیں - کیونکہ ایک ناواقف اور مخالف شخص سے کیا اُمید ہو سکتی ہی کہ مسیحی دین کی راستیاں اوُروں کو سکھا کر فایدہ پہنچا سکے - شاید ہماری اس تحریر پر کوئی ہنسیگا - کہ ہندو مسلمان اُستاد کیا اور انجیل کی تعلیم کیا - لیکن ہم ایسی نظایر پیش کر سکتے ہیں - جہاں انہیں ہتھیاروں سے مسیحی تعلیم پھیلانیکی کوشش کی جاتی ہی - اسوقت ہمارے سامنے خصوصًا انبالہ کا مشن سکول ہی - جسکے اُستاد اول سے آخر تک کلھم* ہندو مسلمان ہیں ✤

مسیحی دین کے اُستاد اگر دیندار نہ مل سکیں تو کم از کم انجیل سے پوری واقفیت رکھتے ہوں - مگر ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ اس قسم کے استاد معدودے چند ہیں - ورنہ عمومًا یہی دیکھنے میں آتا ہی کہ جنکو کہیں کام نہ ملا ایک قلیل سی تنخواہ پر کسی مشن سکول میں نوکر ہو جاتے ہیں اور اس صورت میں برومند ہونیکی کچھ اُمید نہیں مگر ہم اُن لوگوں سے متفق نہیں جو مشن سکولوں میں انجیل کی تعلیم دینا وقت اور روپیہ کا ضایع ہونا سمجھتے ہیں - جن لوگوں نے مشن سکولوں سے فایدہ اُٹھایا ہی - اُنکی نظایر ہمارے سامنے موجود ہیں - اُنہیں سے بہتیرے عیسائی ہوئے بہتوں کو راستی کا شوق ہوا - اور کم سے کم بہتوں پر اُنکے مذہب کی بطالت ثابت ہو گئی -

سرکار کو بھی اب معلوم ہوا ہی کہ بغیر اخلاقی تعلیم کے ہندوستان کے نوجوانوں کو تعلیم دینا نقصان ہی نقصان ہی - چنانچہ کسی بزرگ کا قول ہی کہ طالب علموں کو بغیر کسی اخلاقی تعلیم کے گویا پڑھے لکھے شیاطین بنانا ہی - اسلئے گورنمنٹ اس کام کی اصلاح کے لئے ایک مورل ریڈر کی بابت سوچ رہی ہی -

ختم کرنے سے پیشتر مشن سکولوں کے مخالفوں کے سامنے ہم ڈاکٹر ڈف صاحب کی نظیر پیش کرتے ہیں - اُنکے وقت میں بت پرستی کچھ کم نہ تھی - مگر اُنکے کامیاب ہونے کی صرف یہی وجہہ تھی کہ وہ نہ صرف انجیل کو بلکہ خود مسیح کو پیش کرتے تھے ✤

راقم -

عزیز التمام

آریہ سماج کا پہلا نیم

(سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشان ۳۰ - اکتوبر -)

"سب ست وِدّیا اور ست وِدّیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہی" ✤

جیسا مینے اوپر عرض کیا کہ آریہ بھائیوں کے دس نیم ایسے گول مول ہیں کہ اگر بغور اُنپر سوچا جاوے تو کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ اُنکا اصلی مدعا کیا ہی - اسوقت یہہ پہلا نیم ہمارے سامنے ہی - ناظرین اسپر توجہ فرماویں ✤

میرے خیال میں ست وِدّیا سے ایسی وِدّیا مراد ہی جسمیں کسی قسم کی غلطی نہ ہو اور جہانتک مینے اپنے آریہ دوستوں سے دریافت کیا اُنھوں نے ست وِدّیا کی یہہ ہی تعریف کی ہی - بموجب اسکے میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ علم جو انسان اپنے وجود کی نسبت رکھتا ہی یعنی یہہ کہ میں ہوں ست وِدّیا ہی اور جاننا چاہئے کہ یہہ علم روح کی ذاتی صفت ہی - جس سے کوئی اہل علم انکار نہیں کرتا - لیکن اگر اس پہلے نیم کی تعلیم پر غور کریں تو یہہ معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ سب ست وِدّیا کا

* یہہ غلط ہی کیونکہ انبالہ کے مشن سکول میں عیسائی اُستاد بھی موجود ہیں - ایڈیٹر

آدی مول پرمیشور ہے پس اس علم یاست ودّیا کا جو انسان اپنے وجود کی نسبت رکھتا ہے اور جو روح کی ذاتی صفت ہے آدی مول پرمیشور ٹھہرا اور یہہ محال ہے۔ اسلئے کہ اگر یہہ درست ہو تو نتیجہ یہہ نکلیگا کہ ایک زمانہ میں روح اپنی ہستی سے لاعلم تھی یعنی اپنی ذاتی صفت کے بغیر قایم تھی۔ اور یہہ ناممکن ہے کہ کوئی چیز اپنی ذاتی صفات یا صفت کے بغیر قایم رہسکے۔ اور ہمارے آریہ دوست یہہ مانتے ہیں کہ روح اور پرمیشور ہم زمان ہیں یعنی انمیں سے کوئی مُقدم یا موخر نہیں +

الغرض یہہ ثابت ہوا کہ مذکورہ بالا ست ودّیا کا آدی مول پرمیشور نہیں ہے۔ اور پہلے نیم کی پہلی تعلیم غلط ہے +

دوسری تعلیم جو اس نیم میں دیجاتی ہے سو یہہ ہے۔ کہ بہت ودّیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُنکا آدی مول پرمیشور ہے۔ اور پدارتھ کی تعریف اہل علم یہہ کرتے ہیں کہ پدارتھ وہ ہے جسمیں کچھ گن ہو۔ اگر یہہ تعریف درست ہو تو روح اور مادہ علیحدہ علیحدہ پدارتھ ہیں مگر ہمارے آریہ بھائی ہرگز نہیں مان سکتے کہ انکا آدی مول پرمیشور ہے اسلئے کہ جیسا اوپر ذکر ہوا وے خدا اور روح اور مادہ کو بھی یکساں ازلی مانتے ہیں اور اگر یہہ ازلی ہیں تو انکا آدی مول پرمیشور کس طرح ہوسکتا ہے +

لیکن شائد کوئی کہے کہ آدی مول سے ترکیب کنندہ مراد ہے مگر یہہ بھی درست نہیں اسلئے کہ اگر روح اور مادہ سب ہیں تو ازلی نہیں ہوسکتے کیونکہ ترکیب شدہ اور ترکیب کنندہ کا ہم زمان ہونا ناممکن ہے +

لیکن شائد کوئی آریہ بھائی یہہ کہے کہ روح اور مادہ پدارتھ تو ہیں مگر انکے سوا اور جو پدارتھ ہیں انکا آدی مول پرمیشور ہے اور انکا نہیں میں عرض کرتا ہوں کہ بغیر مادہ یا روح کے کوئی چیز دنیا میں موجود نہیں ہے۔ البتہ ایسی چیزیں تو ہیں جنکی بابت ہم کہہ سکتے ہیں کہ وے نہ تو مادہ ہیں اور نہ روح مگر یہہ ضرور کہینگے کہ وے مادہ کا نتیجہ ہیں مثلاً روشنی اگرچہ ہم اسکو مادہ نہ کہہ سکیں مگر بغیر مادہ کے ہم انکا ظہور نہیں پاتے لہذا ایسی اشیا کا آدی مول ہم مادہ ہی کو کہینگے +

پھر کوئی یہہ بھی کہہ سکتا ہے کہ گو مادہ اور روح بذات قایم ہیں مگر جو اشیا نظر آتی ہیں ترکیب شدہ ہیں لہذا ان ترکیب شدہ اشیا کا آدی مول پرمیشور ہے اسکا جواب اول تو یہہ ہے کہ پدارتھ کی تعریف ترکیب شدہ نہیں۔ دوم لفظ آد کے معنی ابتدا اور مول کے معنی جڑ ہیں لہذا آدی مول کے معنی ابتدائی جڑ ہوئے مگر ترکیب شدہ اشیا میں صفت ترکیب پذیری شروع سے ہی موجود ہے اسلئے کہ یہہ مادہ کی صفت ذاتی ہے ورنہ بغیر صفت ترکیب پذیری کے کوئی شخص مادہ کو دکھادے اور اگر یہہ صفت اسمیں شروع ہی سے موجود ہے تو ترکیب شدہ اشیا کا آدی مول صفت ترکیب پذیری ٹھہری نہ کہ پرمیشور۔ اور اسطرح سے اس نیم کی دوسری تعلیم بھی غلط ٹھہری +

اگر کوئی آریہ بھائی اسکا جواب بذریعہ کسی اخبار کے شایع کرواویں تو مہربانی کرکے مجیب صاحب نیازمند کے پاس وہ پرچہ ارسال فرماویں ورنہ صرف اطلاع بخشیں کہ فلاں اخبار کے فلاں پرچہ میں ہمنے جواب لکھا ہے +

راقم بندہ فتح مسیح۔ از بٹالہ

نہایت ضروری ایک سوال اور اُسکا جواب

آخر اکتوبر سنہ رواں کو لاہور میں بڑا بھاری جلسہ کایستھ کانفرنس کا ہوا۔ بہت عمدہ کارروائی قومی شایستگی اور علمی ترقی اور دوسری سود اور بہبودگی عمل میں آئیں کتنے ہی برسوں سے اسی طرح ان صاحبوں کی کمیٹیاں اور کانفرنس ہوتے اور بہت سے کام قومی ترقی کے عمل میں آتے ہیں۔ اسیطرح قوم بھارگو کے لوگوں نے چندسال سے کمر ہمت باندھی ہے اور قومی تہذیب اور اُنکی تعلیم اور تربیت کی بڑی بڑی فکریں اور تدبیریں عمل میں لائے اور لاتے ہیں اور ہرگونہ اپنی قوم کی بہتری میں جیسی چاہئے کوشش کرتے ہیں۔ حال ہی حال میں بھائی سکھوں نے بڑی اولوالعزمی دکھائی ہے اور قومی بہتری کے لئے بڑے عظیم الشان کالج جاری کرنے میں بڑی اور فوراً کامیابی حاصل کی ہے۔ اہل اسلام نے سترہ اٹھارہ برس سے اپنی قومی تہذیب اور علمی ترقی میں ایسی تیزروی اور ثابت قدمی دکھائی ہے جسکی دوسری نظیر نظر نہیں آتی۔ دوسری کارروائیوں کے علاوہ چندسال سے محمدی ایجوکیشنل کانگریس برس برس ہوا کرتا ہے امسال وہ کانگریس دسمبر کی تعطیل میں بمقام الہ آباد ہونیوالا ہے جسکی تیاری دو تین مہینوں سے ہورہی ہے۔ ابھی حال میں میرے پرانے کرم فرما خان بہادر مولوی سید فریدالدین احمد خان صاحب نے اس کانگریس کا احوال ذکر کرکے لکھا ہے کہ (یہہ جلسہ ایجوکیشنل ہونہار کانگریس کا ایسا جلسہ ہوگا جو شائد ہی اُسکا نظیر ہو)۔ آریا سماج والے اور برہمو سماج والے اور ہندؤں کی دوسری قومیں بھی چاہے جس دھن میں ہوں لیکن اپنی اپنی ترقی علمی اور دوسری بہتری اور شایستگی میں کچھ کم دوڑ دھوپ نہیں کرتیں۔ بنگالی خصوصاً انمیں سے برہم سماجی اور بمبئی کیطرف کے برہمن علی الخصوص پارسی صاحبوں کو تو قومی بہبود کا خیال نہیں بلکہ پکا منصوبہ بیسیوں برس سے پہلے سوجھا۔ اُنہوں نے ہندوستان میں سب سے اول پیش روی اختیار کی اور سب سے زیادہ گوئے سبقت لے گئے ہیں +

اب باقی رہتے ہیں ہم ہی دیسی عیسائی۔ اب سوال یہہ ہے کہ ہم اپنی قوم کے لئے کیا کرتے ہیں۔ گستاخی معاف! مسیحی برادرانہ محبت (جیسا غیر قومیں ہمیں طعنے دیکر کہتی ہیں) صرف زبانی ہے۔ یا ہم اُسے کچھ کام میں بھی لاتے ہیں؟ جواب بظاہر تو کچھ آثار اسکے نظر نہیں آتے!!!۔ شائد کوئی صاحب مشنری کانفرنس یا اُنکی کمیٹیوں اور سوسائیٹیوں

کا ذکر کریں۔ تو میری سمجھ میں ٹھیک نہیں ہے۔ اسلئے کہ وہ سب یورپین اور امریکن صاحبوں کی یا انکی طرف سے ہوتی ہیں۔ اور انہیں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب غیر قوموں کی دینی اور علمی بہتری کے اذکار اور افکار ہوتے ہیں۔ اپنی قومی بہتری کی نسبت (جہانتک مجھے معلوم ہے) اگر کبھی کہیں کچھ ہوتا ہے تو وہ صرف باتوں کا جمع خرچ اور کچھ نہیں ✤

بھائیو! مجھے معلوم ہے کہ ایک پورانی سوسائیٹی کرسچین یونین (عیسائیوں کی یکتائی) کی کلکتہ میں ہے۔ پیچھے ویسی ہی ایک بمبئی میں بھی ایک برس ہوئی تھی۔ پھر لکھنؤ میں بھی بھی۔ اسکی شاخیں الہ آباد اور آگرہ میں پھوٹ نکلیں۔ دو تین برس ہوئے لاہور میں بھی شروع ہوتے ہی بیٹھ گئی۔ بھنڈارہ والی نے پانچ چھ برس ہوئے کہ بہت کچھ ہاتھ پانوں ہلائے تھے۔ پر افسوس ہے کہ لوگوں کی بے توجگی سے جو سب کا حال ہوا وہی اسکا ہوا۔ بے یار و مددگار ہو کر نیم جان سی بسک رہی ہے۔ اتنا تو کہیں کہیں اچھا ہوتا ہے کہ کبھی کبھی تھوڑے بہت بھائی اور بہن ایک جگہہ اکٹھے ہوتے اور نماز اور دُعا میں شریک اور خدا کی حمد و ثنا میں ہم آواز ہوتے ہیں اور تو چا پینے اور بسکٹ کھانے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ بھائیو! وقت کو غنیمت جانو! قومی دینی اور دنیاوی تعلیم و تربیت اور دوسری بہتری اور شایستگی کی جلد فکر کرو! ورنہ اس بے فکری کا انجام بخیر نظر نہیں آتا یہہ میری گذارش تختہ دل پر لکھہ رکھئے ✤

مکرر آنکہ یہہ کہ مہربانی فرما کر رسالہ خلاصہ مضامین کو غور اور فکر کے ساتھہ ملاحظہ فرما کر اپنی قومی ضرورتوں اور احتیاجوں کے رفع کرنے کی تدبیر فرماؤ! بندہ نے اپنے گذرے سفر میں اپنے لکچروں کے بعد بہت سے لوگوں کو نیا ہمدرد پایا بلکہ دیکھا کہ وے باتیں اکثر بھائیوں کے دل میں کھٹکتی ہیں۔ لیکن انکے علاج اور تدبیریں بڑی بڑی مشکلیں اور دقتیں دیکھکر پس و پیش کرتے اور پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ لیکن غور کرو تو معلوم ہوگا کہ مشکلوں اور دقتوں ہی میں محنت اُٹھا کر کام کرنا مردمی ہے۔ مفید اور قیمتی ہی چیزیں مشکل اور دقت سے بہم پہنچتی ہیں۔ اسلئے ہمیں ضرور ہے کہ اس ضروری اور عمدہ کام میں اپنے تن من اور دھن سے کوشش کریں اور اپنے مبارک مشکل کشا پر پورا اور پکا بھروسا رکھیں جسکے نزدیک کوئی اچھی چیز مشکل اور غیر ممکن نہیں ہے ✤

راقم

صفدر علی۔ از بھنڈارہ

پہلی ضلع انبالہ

دو چوکیدار لاڈوہ کا جو بجرم چوری ایک راس بکری تھانہ لاڈوہ سے چالان عدالت ہوا تھا بثبوت جرم چوری دو ماہ قید و پانچ روپیہ جرمانہ کا اُسکی نسبت عدالت سے حکم صادر ہوگیا۔ اگر ایسے ایسے چوکیدار جنکو حفاظت رعایا کا کام سپرد کیا جاتا ہے خود ہی چور ہوں تو پھر رعایا کا کیا حال۔ حُکام کو چاہئے کہ اول ہی اشراف و خاندانی آدمیوں کا دیکھہ بھال کر تقرر فرمایا کریں تاکہ سارے لوگ بدنام نہ ہوں

چو از قومے یکے بیدانشی کرد
نہ کہہ را منزلت ماند نہ مہہ را

اب دوسرے چوکیدار بھی ہراسان و حیران ہو رہے ہیں تاریخ ۲۹ ماہ حال کو مداری قصاب لاڈوہ کو بجرم فروخت کرنے گوشت خراب و بیمار جانور کے پانچ روپیہ جرمانہ ہوا۔ کیوں نہیں حکام انتظام کرتے کہ بھیڑ بکری کا مثل دیگر شہروں کے اول ملاحظہ ڈاکٹر کا ہوا کرے۔ کام مردم شماری کا بتوجہ منشی کشن پرشاد صاحب تحصیلدار بڑی سرگرمی و ہوشیاری سے ہو رہا ہے۔ جابجا مکانات پر نمبر و نشان لگائے گئے ہیں۔ اور کل علاقہ پہلی کے دیہات کے نقشے مرتب و تیار ہو رہے ہیں تحصیلدار صاحب اسکام میں بذات خاص متوجہ ہیں۔ اور ہر ایک گانوں و قصبہ میں خود دورہ فرما کر کام کو جاری کرتے ہیں شب و روز صرف اسی کام کا اُنکو خیال رہتا ہے اور ایک نقشہ کل علاقہ کا اُنہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے ایسا بنایا ہے کہ جس سے ہر شخص کو آسانی کے ساتھہ ہر ایک گانوں سڑک دیہات قصبہ وغیرہ کا پتہ فوراً ملجاتا ہے۔ کیوں نہ ہو اسی تحصیلدار نے اس علاقہ کا بندوبست کیا ہوا ہے گویا یہہ علاقہ پہلی کا اُنکی آنکھوں کے سامنے مثل تصویر پھر رہا ہے اور اپنے کام میں ایسے ہوشیار و بیدار مغز ہیں کہ جبتک کام سرکاری بموجب حکم و ہدایت حکام طے نہ ہووے کھانا پینا حرام جانتے ہیں۔ تاریخ ۳۰ نومبر کو خاص قصبہ لاڈوہ میں تشریف لا کر خود بدولت ہمراہ پٹواریوں و قانون گویان وغیرہ کام مردم شماری کو جاری کردیا ہے امید ہے کہ بہ نسبت دیگر علاقوں کے اس ضلع کا نقشہ مردم شماری بہت صحیح تیار ہوگا۔ کیونکہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بھی ہمیشہ اپنے علاقہ کے دورے میں رہتے ہیں اور کام اہلکاران کا بخوبی معائنہ فرماتے رہتے ہیں۔ سُنا گیا ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر تاریخ ۲۲ دسمبر سنہ حال کو خاص لاڈوہ میں بتقریب دورہ رونق افروز ہونگے قصبہ جگادھری میں جو ہر ہفتہ پینٹھ ہوا کرتی تھی وہ اب بالکل موقوف ہو کر قصبہ بوڑیہ میں جو جگادھری سے تین میل کے فاصلہ پر ہے مقرر ہوئی ہے۔ یہہ بھی سنا جاتا ہے کہ خاص بوڑیہ میں ایک تجارتی بنک کھولا گیا ہے اور پانچ روپیہ فی حصہ مقرر ہوا ہے جسکا جی چاہے اُسمیں سے حصے خریدے۔ سردی اپنا جوبن دکھا رہی ہے مگر بارش کی از حد ضرورت ہے۔ بیماری کی شکایت رفع ہوگئی ہے۔ ڈاکٹر لاڈوہ نے ایسی دوائی چونچہ تاپ کی نکالی ہے کہ فوراً اثر دکھلا کر تپ کو اُوڑا دیتے ہیں اس دوا سے بہت لوگ شفایاب ہوئے ہیں۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع انبالہ نے اپنے علاقہ کے جاگیرداران نمبرداران ذیلداران رئیسان و ساہوکاران کا ایک جلسہ کرکے انکو سمجھایا کہ تم لوگ جو بیاہ شادیوں و مرگ پر فضول خرچی کرتے ہو یہہ اچھا نہیں ہے۔ اپنی اپنی ذات کے سرآوردہ کی معرفت انتظام کرو۔ و نیز رسم صغیر سنی شادی کو روکو ایسی

بھی حماقت ہی۔ آج تاریخ ۳۰ نومبر ۱۸۹۰ء کو بارش ہو گئی ہی۔

راقم

بندہ جیون لال ڈاکٹر۔ لاڈوہ

جہلم

نامہ نگار جہلم لکھتے ہیں کہ آج ۲۷۔ اکتوبر سنہ رواں کو یہاں تین شادیاں ہوئیں جنمیں سے میں ایک کا حال قلمبند کرنا چاہتا ہوں۔ ملک روشن خان اوّل مدرس فارسی مشن سکول نیچ کی شادی ہمراہ محکم چند دت صاحب کی دھرم پتی سے بوقت ½ ۹ بجے دن کے قرار پائی۔ لہذا سب مسیحی بھائی اور بہنیں (کیا یورپین کیا دیسی) رنگ برنگ کے لباس سے ملبس ہوکر ٹھیک وقت پر حاضر ہوئے اور تھوڑی دیر بعد دُلہن معہ اپنی والدہ ماجدہ مسس ہمراہ محکم چند دت صاحبہ (الڈرشن جہلم) گرجا میں تشریف لائیں اور جسوقت نکاح کی نوبت آئی تو ایک گروہ کثیر معزز اہل ہنود و اہل اسلام کا آموجود ہوا تاکہ مسیحیوں کے نکاح کا دستور دیکھیں۔ بعد پادری لائل صاحب کے نکاح کی رسوم ادا کرنے کے قریباً کل مسیحی بھائی اور بہنیں گاڑیوں پر سوار ہوکر ہمراہ صاحب ممدوح کے گھر کیطرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں گولہ بازی ہوتی آئی ایسا کہ شبرات کو مات کر دکھلایا اور ایک بہار کا موسم نظر آیا اور گھر میں آکر دیکھا کہ سلسلہ وار رنگ برنگی کرسیاں اور میزیں اپنی اپنی جگہوں پر ایسے قرینے سے سجی تھیں کہ سب پر حیرت کا عالم چھا گیا۔ غرضکہ سب قرینے سے اپنے اپنے حسب مراتب بیٹھ گئے۔ اور پانچ بجے تک مسیحی غزلیات و بھجن وغیرہ گا گا کر خوشی مناتے رہے اور جب کھانے کا وقت نزدیک آیا تو مہمانوں کی آمد شروع ہوئی علاوہ شہر کے مسیحی بھائی بہنوں کے دیہات و چھاؤنی کے بھی مسیحی بھائی مدعو کئے گئے اور جوق در جوق یونین مشنری صاحبان معہ اپنے خاندان کے اور نیز مشنری زنانہ ڈاکٹر اور مس صاحبان بھی رونق افروز ہوئیں اسوقت بھی کئی ایک معزز صاحبان ہمراہ ممدوح صاحب کو مبارکباد دینے کے لئے آئے۔ اور تھوڑی دیر قدم رنجہ فرما کر واپس تشریف لے گئے ہر محلہ کے لوگ اپنے اپنے کوٹھوں پر بہت دیر بنظر حیرت دیکھتے رہے وجہ یہہ تھی کہ آگے ان لوگوں نے ایسی مسیحی شادی دیندارانہ طور کی نہ دیکھی تھی۔ اور مسیحی دلکش گیتوں کی آوازہ نہ سُنی تھی اور گمان غالب ہی کہ اس نیک نمونہ سے کئی ایک فاسد خیالات رفع ہوگئے بعد اسکے دعا کے ساتھ کھانا کھایا گیا۔ اب ہم صاحب ممدوح کے بڑے شکر گذار ہیں جنہوں نے ہر ایک بھائی کے ساتھ ایسا سلوک کیا جیسا کہ مسیحی بھائیوں میں ہونا چاہئے خداوند انکو آسمانی برکتوں سے معمور کرے اور اس جوڑے کو بھی قایم رکھے جسکی بابت یہہ سب ہوا آمین۔

راقم

نیازمند بندہ فرماندین پریچر مشن جہلم

منقولات

جو سپیچ کہ حضور وایسرائے نے دربار آگرہ میں فرمائی ہی اُسکے دو فقرے جو ہندو مسلمانوں کے فساد اور فضول اخراجات کی نسبت ہیں وہ قابل غور اہل ہند ہیں اسلئے درج کئے جاتے ہیں۔

ہندو و مسلمانوں کے فساد کے بارے میں

میں اس موقع پر اپنے اس خیال کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں جو حال ہی میں بمقام دہلی نسبت اُن ناشایستہ و نامناسب جھگڑوں کے ظاہر کیا تھا جو وقتاً فوقتاً ہندو اور مسلمانوں کے باہم برپا ہوئے ہیں۔ ان ممالک کی ترقی کو روکنے والا کوئی امر ایسا نہیں ہی جیسے کہ اس قسم کا دائمی رنج و ملال باہمی ہی جن ناعاقبت اندیش اشخاص نے اس سوتے ہوئے فتنہ کو جگایا ہی۔ اور اُس آتش بغض و نااتفاقی کو جو مُدت سے ٹھنڈی تھی مشتعل کیا ہی۔ اُنکی جسقدر مذمت کیجائے وہ کم ہی میں اس امر کے متعلق اب پھر اس بات کا ظاہر کرنا مناسب جانتا ہوں کہ عالی جناب حضرت ملکہ معظمہ دام اقبالہا نے جنکو ملک ہند کے کل امور کیطرف کمال توجہ ہی جیسا کہ آپ کو معلوم ہی اور جو اس ملک کی حالت کی ترقی پر از بس توجہ اور التفات فرماتی ہیں ایک مرتبہ سے زیادہ مجھے یہہ ظاہر فرمایا ہی کہ حضور محتشمہ کو ایسے نازیبا امور کی نسبت اور ایسے رنج و ملال باہمی سے جو باعث خلل عام ہوتا ہی کمال نفرت ہوتی ہی میں اسبات سے بہت خوش ہوں کہ میں جناب فلک رکاب حضرت ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند دام اقبالہا کے حضور میں اس مضمون کی رپورٹ ارسال کرسکا کہ سال حال کے محرم میں شہر آگرہ کے ہندو اور مسلمانوں کی کارروائی بہت قابل تحسین و آفرین ہی اور مجھکو توقع و یقین ہی کہ وہ ذی اختیار لوگ جنکو گورنمنٹ بوجہ اُنکی لیاقت و مرتبہ کے اُنکے ہموطنوں کا سرگروہ سمجھتی ہی اپنے رسوخ ذاتی کے ذریعہ سے اس امر کی سعی کرینگے کہ باب فتنہ و فساد بند ہو جائے بلکہ مجھکو تو اس سے بھی زیادہ یہہ توقع ہی کہ ایسے اشخاص بلا لحاظ اپنے ذاتی مذہب و ملت کے اپنے کل ہموطنوں کے باہم صلح اور درگذر اور اتحاد و اتفاق کی عادتیں پیدا کرنیکی سعی کرینگے گورنمنٹ ہند تو اپنے اس فرض کو پورے طور سے ادا کرنے پر آمادہ ہی کہ جو بدنظمی اسوجہ سے پیدا ہو اسکا انسداد بذریعہ تدارک سخت کرے لیکن یہہ کام خود آپکا ہی نہ کہ گورنمنٹ کا کہ اُس سخت عناد و نفاق اور عداوت قومی کو دور کریں جسکی یہہ بدنظمیاں صرف علامت ظاہری ہیں۔

شادی و غمی کے فضول اخراجات

کے متعلق

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر اس امر کا ذکر کیا جائے جسکی طرف اثنائے دورۂ حال راجپوتانہ میں میری توجہ مائل ہوئی۔ چند عرصہ گذشتہ سے ریاستہائے راجپوتانہ میں ایک نہایت قابل تعریف تحریک ترقی پر ہی وہ یہہ ہی کہ جو اخراجات کثیر بپابندی رواج دیرینہ تقریبات شادی و غمی میں کئے جاتے ہیں اور جنکی وجہہ سے بہت زیر باری ہوتی ہی بلکہ بعض اوقات افلاس کی نوبت پہنچتی ہی اسمیں کمی کیجائے۔ قریب تین سال کا عرصہ گذرا کہ اس تحریک کی ابتدا راجپوتانہ کے والیان ملک اور دیگر معززین کی خواہش کے موافق ہوئی تھی اور اس قسم کے خرچ کی تعداد محدود کرنے کی غرض سے قواعد مناسب مرتب کئے گئے تھے اب اکثر ریاستوں میں سے ہر ایک میں ایک علیحدہ کمیٹی مقرر ہوگئی ہی اور کمیٹی مذکور کا کام یہہ ہی کہ وہ اس امر کی نگران رہے کہ قواعد مذکور کی تعمیل ہو۔ یہہ تحریک خود انہیں صاحبوں کی جانب سے شروع ہوئی جنسے اسکو تعلق ہی اور ہر چند کہ تحریک مذکور کیطرف زیادہ تر التفات و توجہہ کرنل والٹر صاحب بہادر سابق ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کی ترغیب سے ہوئی کہ صاحب ممدوح پر ریاستہائے متعلق کو بہت کچھ اعتماد تھا تاہم اسمیں کچھ شک نہیں کہ اسمیں کامیابی خاصکر اسوجہہ سے ہوئی کہ اس سے اُن اشخاص کو واقعی نفع پہنچا جنکو اس سے خاص تعلق تھا میرے نزدیک راجپوتانہ کے والیان ملک اور ٹھاکران عالی ہمت کی اس کار دانشمندی کیوجہہ سے بہت تحسین و آفرین ہونی چاہئے اور مجھکو یقین کامل ہی کہ یہہ سب صاحب اس خردمندانہ و دوراندیشی کے طریقہ پر ثابت قدم رہینگے۔ جو عمدہ نظیر ان صاحبوں نے قایم کی ہی وہ اس قابل ہی کہ اُسکی تقلید کیجائے اور مجھکو توقع اور آرزو ہی کہ اور ریاستوں میں بھی یہہ خردمندانہ طریق اختیار کیا جائے تاہم یہہ امر ایسا ہی کہ وہ گورنمنٹ ہند کے اختیار میں نہیں اور میں بحیثیت صدارت گورنمنٹ موصوف اس بارۂ خاص میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا کہ اس تحریک کے بانیوں کی فرزانگی و دانائی و ہمت عاقلانہ کی تحسین و آفرین کروں اور اپنی اس آرزو کو ظاہر کروں کہ اور لوگ بھی اس طریقہ کو اختیار کریں اور اسکے بانیوں کو اس جادۂ مستقیم پر تنہا نہ چھوڑ دیں ۔ پٹیالہ

واقعات و آراء

اخبار وٹنس نے ایک تازہ نمبر میں ڈاکٹر پارکر صاحب اس حقیقت پر توجہ طلب ہیں کہ زر مشن کی ایک مقدار اکثر سکولوں میں غیر مسیحیوں کے اطفال کی تعلیم میں صرف کی جاتی ہی۔ جنمیں تعلیم دینیوالے اکثر ہندو اور محمدی ہیں اور ان سکولوں کا قیام غیر مسیحی معلموں کے ملازم رکھنے پر منحصر سمجھا جاتا ہی۔ صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ فی الحال ہم نے ایک انگلو ورنیکولر سکول ملاحظہ کیا جسمیں قریب دو سو لڑکے تعلیم پاتے ہیں اور جسمیں بحساب پانچ میں چار حصہ غیر قوم معلم ہیں۔ کلام مقدس کی تعلیم دو نو مرید کیتھی کسٹ دیتے ہیں جنکی قابلیت اور لیاقت انہیں مسیحیت کا ریپرزنٹیٹو ہونیکی سفارش نہیں کرتے۔ وے معلم جو سکول میں موثر ہیں مسیح اور مسیحیت کے ساتھ ہمدرد نہیں ہیں اور کسی ہندوستانی غیر مسیحی کے مکر آمیز اقرار مذہب سے طلبا مسیح کے لئے فتح نہیں کئے جاسکتے ہیں۔ ہماری مشن میں بعض سکولوں میں بیس سے لیکر ساٹھ روپیہ ماہوار تک خرچ کئے جاتے ہیں جنکے تاثیر بخش معلم صرف غیر مسیحی ہیں۔ مناسب ہی کہ اس معاملہ پر بخوبی مباحثہ و تحقیقات عمل میں آکے اس صرف زر کو مسدود کیا جائے ۔

مخزن ناقل ہی کہ پادری جان ولکنس صاحب فرماتے ہیں کہ جو صاحبان زمانہ کی تبدیلیوں اور حادثوں پر نظر رکھتے ہیں اسباب کے معلوم کرنے میں قاصر نہ ہونگے کہ انتظام الٰہی کے پہیے یہودیوں کو روس سے نکالنے میں نہایت تیزی سے چل رہے ہیں اور کثرت سے انکو اُنکے ملک میں ازدحام کر رہے ہیں پس صیہون کے آباد ہونیکی صبح قریب معلوم ہوتی ہی ۔

وہی اخبار لکھتا ہی کہ ڈاکٹر بیرونڈول صاحب نے پیرس کے مدرسہ طبی میں اُس کاغذ کو پڑھا جسے ڈاکٹر پاؤل گارنیر صاحب نے مدہوشی کی برائیوں کے بارہ میں لکھا تھا۔ شراب کی دیگر برائیوں کے شمول میں اس بات کا ذکر بھی تھا کہ ۱۸۷۷ء سے شراب کی زیادتی کے باعث تیرہ برس کے عرصہ میں پاگلوں کا شمار تین حصہ زیادہ بڑھ گیا ہی ۔

کوکب ہند لکھتا ہی کہ دو برس کا عرصہ گذرا الموڑہ کے ترقی یافتہ ہندووں نے رامزے کالج کی مسیحی تعلیم سے ناراض ہوکر اپنا ایک علیحدہ سکول قایم کیا جسکے باعث سے طلباء مشن سکول اپنی طرف کھینچ لئے۔ چند عرصہ تک ہر جانتیں نظر آئیں سررشتہ تعلیم کے ڈایرکٹر نے ہندووں کی طرفداری کی اور دو سو روپیہ ماہوار گرانٹ ان ایڈ کا وعدہ کیا لیکن لفٹنٹ گورنر اسقدر انکی جانب داری پر نہ تھے تاہم ماہواری سو عوض دو گرانٹ ان ایڈ جاری رکھا گیا۔ ہندو سکول کے نیجر نے تعمیر سکول کے لئے مدد کی درخواست کی اور کہا کہ اس مقصد کے لئے بینک میں دو ہزار روپیہ فی الحال موجود ہی۔ لیکن اب سب باتوں کی اصلیت معلوم و ظاہر ہو گئی انگریزی سے امتحان میں سکول فیل ہو گیا اور گورنمنٹ نے گرانٹ ان ایڈ دینے سے انکار کیا تاوقتیکہ سکول کی حالت اطمینان بخش نہ ہو۔ یہہ بھی معلوم ہوا کہ بینک میں بھی کوئی دو ہزار روپیہ موجود نہیں ہی ۔

ڈاکٹر ہنٹیکوسٹ اور اُنکی میم صاحبہ۔ مسٹر اور مس اسٹیفنس اور مس کینیرڈ نومبر ۱۷ ۔ کو کلکتہ میں داخل ہوئے

اور تمام شہر میں اپنے کام کے انتظام وتیاری میں مصروف ہیں تاکہ کلکتہ میں ہر مقام پر میٹنگ فراہم ہو۔ مسٹر مسلم نے بھی ۱۵ نومبر کو بمبئی میں اپنا کام شروع کیا۔ اُنکی پہلی عبادت ینگ مینس کرسچین ایسوسی ایشن کی عمارت میں ہوئی اور ایک ہفتہ تک روزانہ عبادتیں کر کام اسٹریٹ چرچ میں کرینگے۔ انکے ہمراہ مسں سلم اور مسٹر کیمبل صاحب بھی کام میں مدد دینے کے لئے موجود ہیں ✤

ہند کے چند باشندوں نے (جو مسیحی نہیں ہیں) سرکار ہند کو بیبل کی نسبت یہہ رائے دی ہے کہ وہ کتاب اخلاق اور تہذیب کے حق میں واہیاتی ہے۔ لیکن افسوس کی بات معلوم ہوتی جبکہ بعض متعصب اشخاص ایسی کتاب کو محض بچوں کے خیالات اور بڑھیوں کی کہانی کہکے ہند کے لوگوں کو اُس برکت سے محروم رکھنا چاہتے جو اُسکے پڑھنے اور اُسپر عمل کرنے سے بنی آدم کو حاصل ہو سکتی ہے۔ بقول ہیتشر جو شخص ذرا دنیوی شغلوں سے علیحدہ اور بے تعصب ہو کر دیکھیگا۔ اسکو موسوی منظر سے بڑھکر ایک منظر نظر آئیگا کہ ایک کتاب قریب ساڑھے تین ہزار برس سے مخالفت کی آگ سے محصور ہو کر جل نہیں جاتی۔ ان دنوں بیبل کی جلدیں اس کثرت سے اور ایسی پھیلی ہوئی ہیں کہ اگر کوئی شخص اس کتاب کو روئے زمین سے نابود کرنی چاہے تو اُسکو دیوانہ سمجھا جائیگا۔ اسوقت بیبل سوسائٹی سال بھر میں بحساب دو جلد فی منٹ چھپواتی ہے۔ زمانہ سابق میں قلمی بیبل کی قیمت ایک ہزار روپیہ تھی۔ آج کل ایک یا دو روپیہ میں اچھی بیبل مل سکتی ہے ✤

پٹیالہ اخبار ناقل ہے کہ مدراس میں چند روز سے ایک شخص کا یہہ قاعدہ ہو گیا تھا کہ جب لیڈیاں گرجا سے باہر جایا کریں یہہ انہیں مختلف طرح سے دق کیا کرتا تھا۔ کسی کو ڈرا دیا کسیکو پھبکی بتائی۔ غرض یوں ہی بیہودہ حرکتیں کرکے گرجا میں جانیوالوں کا دم ناک میں کر دیا تھا آخر پولیس اسکی جستجو میں سرگرم ہوئی پہلے تو اسکی تلاش میں کامیابی نہ ہوئی۔ مگر ایک دن آخرکار یہہ ہاتھ لگ گیا۔ اب اسکا مقدمہ صاحب مجسٹریٹ کی عدالت میں دایر ہے ✤

۲۰ نومبر کو پیلی بھیت کے ضلع میں ایک بچہ بطمع زیور مارا گیا دو مردوں اور ایک عورت کو اسکے قلیل زیور پر لالچ آگیا۔ عورت اس بچہ کو لکڑی چننے کے بہانہ سے گھر سے لیگئی۔ جنگل میں پہنچی تو دو آدمی اُسکے شریک ہوئے۔ لڑکے کو پھانسی دی اور لاش دریا میں ڈالدی۔ لیکن تقسیم زیور کے وقت جو صرف پانچ روپیہ کا تھا جھگڑا ہوا۔ عورت اپنے حصہ سے ناراض تھی اس نے اُسنے پولیس کو اطلاع دی۔ مجرم گرفتار اور دورہ سپرد کئے گئے ✤

کلکتہ میں ۲۸ نومبر کو دو کابلی سوداگروں کی پارٹیوں میں فساد ہوا جسمیں ایک طرف خروتی اور دوسری طرف سلیمانی خیل فرقہ کے لوگ تھے۔ یہہ لوگ ہر سال کلکتہ میں سوداگری کے واسطے آیا کرتے ہیں۔ اور معلوم ہوا کہ اُنہوں نے ایک دوسرے کے کاروبار میں دست اندازی کی۔ لاٹھیاں اور پتھر کثرت کے ساتھ استعمال کئے گئے ہیں اور پولیس فساد کی وجہہ معلوم کرنے میں مصروف ہے ✤

اخبار پاینیر پولیس کمیٹی کی کارروائی کی نسبت لکھتا ہے کہ بعض امور میں عملی طور پر اتفاق ہونا چاہئے۔ اور وہ امور یہہ ہیں کہ معمولی سپاہی کمینہ ذات کے یا اقوام جرایم پیشہ سے بھرتی نہونے چاہئیں۔ لیکن میونسپل پولیس اور چوکیدار کسیقدر ان جماعتوں سے ضرور لینے چاہئیں ورنہ بحالت دیگر آدمیوں کی کافی تعداد میسر آنے میں وقتیں واقع ہونگی۔ انعاموں کی تقسیم حال کی نسبت بہت جلد اور زیادہ نمایش کے ساتھ ہونی چاہئے۔ درجہ ہیڈ کنسٹیبلان سے اوپر والے درجوں کے اکثر تقررات بلا واسطہ ہوا کریں اور کسی نہ کسی قسم کی خفیہ پولیس کا ہونا نہایت پسندیدہ معلوم ہوتا ہے ✤

آفتاب پنجاب لکھتا ہے کہ بھیرہ ضلع شاہپور میں روئی صاف کرنیکی انگریزی بیلن میں ایک بارہ سالہ لڑکے کا ہاتھ آگیا جو بغل تک پس کر چور ہو گیا۔ مجروح لڑکے کو ہسپتال میں پہنچایا گیا جہاں اُسکا تمام بازو کاٹ دیا گیا۔ یہہ بھی غنیمت ہے کہ بیچارے لڑکے کی جان بچ گئی گو وہ عمر بھر کے لئے بالکل بیکار ہو گیا ہے۔ انگریزی کلوں کے چلانیوالوں کو نہایت ہی احتیاط اور سخت ترین ہوشیاری سے کام کرنا چاہیے ✤

مُلک نیپال میں یہہ نیا حکم پاس ہوا ہے۔ کہ ہر قوم حتی الامکان اپنا اپنا کنواں علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے خرچ سے بنوائیں اور اُسکا پانی پئیں۔ اس انوکھے حکم سے تمام مُلک کے ہندو مسلمان وغیرہ میں ایک تہلکہ عظیم برپا ہو گیا ہے اور راستہ چلنے والے مسافروں کی حالت قابل رحم ہے۔ کیونکہ وہ مارے خوف کے کنوؤں سے پانی نہیں نکال سکتے ✤

یورپ میں آج کل علم ہپنوٹزم کیطرف لوگوں کے خیالات زیادہ رجوع ہیں۔ ہپنوٹزم وہ علم ہے کہ جس سے آدمی عامل کی مرضی کے موافق عالم نیند یا بیہوشی میں آجاتا ہے۔ بعض دفعہ صرف عامل کے حکم یا اُسکی انگلی دکھلانے سے آدمی اُس حالت میں آجاتا ہے اور ایسا بےحس و حرکت ہو جاتا ہے کہ اگر اُسوقت جسم کا کوئی عضو بھی کاٹا جائے تو بھی اُسے خبر نہ ہو۔ تجویز کی جاتی ہے کہ یہہ علم جراحی کے واسطے کام میں لایا جائے ✤

اخبار لبرل اینڈ نیو ڈیمیش سے معلوم ہوتا ہے کہ امسال ایام درگا پوجا میں اور دسہرہ پر بہت ہندو گھروں میں ناچ وغیرہ کا شغل کم ہوا۔ کاش یہہ بیہودہ رسم اور دیگر فضول خرچیاں یکلخت بند ہو جائیں مسیح کی برکت سے لوگوں کو عقل و تمیز آتی جاتی ہے۔ اور اُسکی روشنی ہر طرف پھیلتی چلی ہے ✤

تھوڑے دن ہوئے متھرا میں دو پولیس کے سپاہیوں نے ایک گھٹکتے کو گرفتار کرکے قریب کی پولیس کی چوکی میں لئے جاتے تھے جہاں پہنچکر انہیں اور ریکہ والے میں جو انہیں لایا تھا تکرار ہونے لگی ملزم موقع پاکر بھاگ گیا۔ پولیس والوں نے ایک دوسرے آدمی کو پکڑ کر اس جرم میں پھانسنا

چاہا مجسٹریٹ کو یقین نہ ہوا کہ یہہ اصل مجرم ہو۔ پولیس انسپکٹر نے بھی گواہی دی کہ یہہ اصل مجرم نہیں ہی۔ تحقیقات مزید کے بعد مجسٹریٹ نے مصنوعی ملزم کو رہا کر دیا۔ اور دونوں حضرات پولیس والوں کو سزائے قید سے سرفراز کیا ٭

مخزن مسیحی مطبوعہ یکم دسمبر ناقل ہو کر رسولوں کے زمانہ سے مشنری جوش (اسپرٹ) ایسا قوی و زور آور کبھی نہیں ہوا جیسا کہ آج کے دن ہی۔ چین کے مشنریوں نے ایک ہزار نئے کارگذار آدمی طلب کئے ہیں۔ اس عظیم مشنری کانفرنس نے جو فی الحال انڈیناپولیس میں فراہم ہوئی تھی ایک لاکھ مردوں اور عورتوں کو طلب کیا ہو جو بت پرست ملکوں میں انجیل لے کے جائیں۔ بہت لوگ خیال کرتے ہیں کہ خدا اپنے لوگوں کو آسمانی بادشاہت میں ایک نئے سنہ کے لئے تیار کر رہا ہی۔ یہہ مشنری تحریک اور کلیسیاؤں کی یہہ روحانی زندگی دنیا کی حدوں تک کوئی زمینی یا انسانی کام نہیں ہی۔ لیکن اُسکا کام ہی جو سمندر کے مدّ و جزر کو بلند کرتا ہو یہہ وقت ہی کہ ہم اپنے دلوں کو اُمید کے ساتھ اُٹھائیں۔ اور یہہ بادشاہت کی خوشخبری تمام قوموں پر گواہی کے لئے منادی کی جائے اور تب آخر ہوگا ٭

اجمیر کا اخبار "راجپوتانہ مالوہ" لکھتا ہی کہ "بڑی خوشی کی بات ہی کہ پادری جان رابسن صاحب ڈی ڈی جو ۳۰ برس تک اجمیر میں رہے تھے اس جاڑے کا موسم بسر کرنیکے لئے پھر راجپوتانہ میں آنے کے لئے ۲۶ نومبر کو معہ میم صاحبہ داخل بمبئی ہوئے۔ اخبار مذکور امید کرتا ہی کہ وے نہ صرف دہلی اور الور کو جہاں اُنکی بیٹیاں ہیں تشریف لے جائینگے پر راجپوتانہ کے اکثر مشن سٹیشنوں کو بھی دیکھینگے۔ اور وہاں کے مسیحی بھائی بہنوں کو بعد مدت اپنی ملاقات سے مسرور فرمائینگے۔" صاحب موصوف راجپوتانہ کے ان اول مشنریوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے اُس ملک کے دار السلطنت اجمیر میں مشن کی بنا ڈالی جہاں اب ایک سرسبز بھاری مسیحی جماعت موجود ہی۔ اور اب وہ اپنی تخم ریزی سے ایک فصل بھاری اُس شہر میں دیکھکر خوش ہونگے۔ صاحب موصوف عربی زبان سے بھی ماہر ہیں اور صاحب تصنیف اور ایک عالی طبیعت رکھتے ہیں۔ اُنکی عطیہ ایک عربی انجیل ہمارے پاس ہی جس سے ہم کو بڑی برکت و فرحت حاصل ہوئی اور ہمیشہ بطور یادگار اُسکو ہم اپنے پاس رکھتے ہیں ٭

حیدرآباد ہندو سوشیل ریفارم ایسوسی ایشن نے اپنی رضامندی ظاہر کی ہو کہ ہندو لڑکیوں کی تعداد عمر شادی بارہ برس قرار دیجائے۔ ایسوسی ایشن مذکورہ کیطرف سے اس بارہ میں ایک درخواست گورنمنٹ ہند کی خدمت میں روانہ بھی کر دی گئی ہی ٭

مسٹر جان ہڈلف مارش نے برٹش ایسوسی ایشن کے جلسہ میں ایک کاغذ اس بارہ میں پڑھا کہ بنی آدم کی نسل میں موروثی یا پشتنی عارضوں کو روکنے کی نہایت ضرورت ہی۔ اُنکی رائے ہی کہ جن مردوں یا عورتوں میں جسمانی یا اخلاقی نقص ہوں جنکے باعث اُنکی اولاد کو ضرر پہنچنے کا احتمال ہی تو اُنکی شادی نہ کرائی جائیں۔ بلکہ قانوناً داخل جرم سمجھی جائیں ٭

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن کے تمام مدرسوں میں حکم ہوا ہی کہ ایک ایک پیانو باجہ بھی رہے۔ کیونکہ موسیقی سے بھی تعلیم کو مدد ملتی ہی۔ یہہ جدید اصول قابل غور ہی ٭

لنڈن میں مس کوبڈن صاحبہ جلسہ کونٹی کونسل میں بیٹھنے کے لئے مجرم گردانی گئیں مس موصوفہ کو اس جرم میں ۴۰۰ روپیہ جرمانہ کیا گیا ٭

پیرس کے ایک ہوٹل میں ایک روسی جنرل قتل کر دیا گیا۔ قاتل گرفتار ہو گیا ہی جو پولینڈ کا باشندہ فرقہ نہلسٹ کا ایک ممبر ہی ٭

پارلیمنٹ انگلستان ۲۵ نومبر کو کھلا۔ حضور قیصرہ کی تقریر معمولی تھی۔ چاروں طرف امن ہی۔ آئرلینڈ میں قحط ہی جسکے روکنے کا وعدہ کیا گیا ٭

پارلیمنٹ لنڈن کے شروع اجلاس میں جدید ضروری قانون پیش کئے گئے۔ یہہ وعدہ کیا گیا ہی کہ آئرلینڈ کی آسایش پر پارلیمنٹ توجہ کریگی ٭

وزیر فرانس نے بیان کیا وہ مصر کو انگریزوں سے فوراً خالی نہیں کرا سکتا۔ فرانس کو صبر کرنا چاہئے کہ انگلستان اپنا وعدہ ایفا کرے ٭

دوربین کی یہہ خبر معلوم نہیں کہانتک صحیح ہی کہ بیگم شہنشاہ روس راجپوتانہ ملاحظہ کرنیکے لئے ۲ جنوری کو روانہ ہونگی اور تمام خاص خاص قابل دید مقامات جہاں ریل جا سکتی ہی دیکھتی بھالتی آئینگی ٭

حضور پرنس آف ویلز نے پیرس میں مہاراجہ دلیپ سنگھ سے ملاقات کی۔ مہاراجہ صاحب نے کہا کہ تین سال گذشتہ میں جو میری آنکھوں پر پردہ پڑ گیا تھا وہ اُٹھ گیا ہی ٭

اٹلی میں بچھو کے کاٹے کا یہہ علاج مشہور ہوا ہی کہ بچھو کا سر کاٹکر جو قطرہ خون کا نکلے اُسکو اسجگہہ پر مل دیں جہاں بچھو نے کاٹا ہو درد میں فوراً آرام ہو جائیگا ٭

چین کی شمال مشرقی سرحد پر روسی وحشی سپاہ میں سخت تجیز ہونیکی خبر آئی۔ یہہ نہیں ظاہر ہوا کہ کون جیتا حالات کا انتظار ہی ٭

فارس میں ایک یورپین کمپنی نے سرمایہ ۵۸ لاکھ روپیہ سے اجارہ تجارت تماکو لیا ہی۔ اس کمپنی میں خود شاہ ایران نے بھی ۱½ لاکھ روپئے کے حصّے خریدے ہیں ٭

شاہ کوریہ اور اُسکے بال بچوں کے قتل کی ایک گہری سازش معلوم ہوئی ہی جسمیں سولہ آدمی پکڑے گئے ہیں جنکا سرغنہ شاہ کا حقیقی بھائی ہی ٭

روم کی خبروں میں اس بات کا ذکر ہی کہ

کی آزادی اعتدال سے گذرتی جاتی ہو۔ جسکے باعث اُنکے شوہر ورکنا پولیس والے بھی تشویش میں پڑ گئے ہیں +

ہندوستانی ریاستوں کی آبادی ۶۲ ملین ہو جنکی زمیں گورنمنٹ کو ۴۷ لاکھ سے زیادہ خراج دیتے ہیں بہد ا ۱۵ ریاستیں ہیں اور بنا مصارف اپنی آمدنی کے اندر رکھتی ہیں +

بقول رفیق نسوان گورنمنٹ ہند سے درخواست کی گئی ہو کہ وہ تیرتھ کے مقامات میں اُن لوگوں کی مالی حفاظت کرے جنکو وہاں کے پوجاری دق کرتے اور اُنسے ناجایز طور پر مال مارتے ہیں +

حیدرآباد دکن کی کان جواہرات سے ۲ ہزار ۷ سو ہیرے جو وزن میں ڈیڑھ ہزار کیرٹ تھے مسٹر لوسیکی ولایت کو لیگئے ہیں +

بمبئی میں جعلی ٹکٹ ڈاکخانہ کے بنانیوالوں کی گرفتاری کا حال ناظرین سُن چکے ہیں اب سُنا گیا کہ دو ملزموں کو عدالت سے دس دس برس قید کا حکم ہوا +

سُنا گیا کہ زار روس کے ولیعہد کا استقبال حیدرآباد میں شاہانہ طور پر کیا جائیگا۔ دیکھا چاہئے ہندوستان کی دیگر دیسی ریاستوں میں اُنکا استقبال کیسا کیا جاتا ہو +

نواب صاحب والی جوناگڈھ کو لارڈ ہیرس صاحب گورنر بمبئی نے راجکوٹ میں تشریف لیجا کر جی سی آئی ای کا تمغہ عطا فرمایا +

ریاست بھوپال کی بدانتظامی کی بہر نسکایتیں سُننے میں آتی ہیں۔ بعض اخبارات کی رائے ہو کہ اگر گورنمنٹ آف انڈیا بیگم صاحبہ کو انتظام ریاست کیطرف توجہ کرنے پر مجبور کرے تو بہتر ہو +

مہاراجہ صاحب بھاؤنگر نے راجکوٹ کے راج کمار کالج کے کرکٹ کلب کو پانچ ہزار روپیہ مرحمت فرمایا ہو اور اپنے بیٹے کو کالج مذکور میں تعلیم کے لئے داخل کیا ہو +

کلکتہ کا اخبار لکھتا ہو کہ چوریوں اور نقب زنیوں بلکہ دن دہاڑے ڈاکے پڑنے کی خبریں برابر سننے میں آتی ہیں۔ معلوم نہیں پولیس کا محکمہ کیا کرتا ہو +

اخبار عام لکھتا ہو کہ کلکتہ میں ایک زمیندار کا بیاہ ہوا۔ دولہا چار برس کا اور دولہن تین برس کی ہو۔ باوجود ایسی باتیں واقع ہونے کے ہندو لوگ کہتے ہیں کہ سرکار کو مذہبی رسموں میں دست اندازی نہ کرنی چاہئے !+

ڈھاکہ میں ایک برہمی عورت کو تین سال قید سخت کی سزا ملی۔ اس عورت نے مسٹر سیوی سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ پر پستول فیر کیا تھا +

انڈین مرر کی پیشین گوئی پوری ہوگئی اور کلکتہ میں سچ مچ انگریزی خوانوں اور تعلیم یافتہ گریجوایٹوں نے حلوائیوں کی دوکانیں کھولدی ہیں +

کلکتہ میں جلسہ نیشنل کانگریس کے لئے بڑی تیاریاں ہو رہی ہیں لیکن ابھی اس بات کا فیصلہ نہیں ہوا ہو کہ اس جلسہ کا پریزیڈنٹ کون ہوگا +

رامپور میں محاصل ریاست کا بجٹ شایع کیا گیا ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہو کہ سال آئندہ میں ۲۶ لاکھ ۹۰ ہزار روپیہ آمدنی ہوگی ۱۹ لاکھ ۸۴ ہزار روپیہ خرچ ہوگا +

نواب صاحب مرشدآباد کو انگریزی علاج سے صحت ہوتی جاتی ہو۔ پہلے کوئی دہلی کا حکیم معالج تھا جسکے علاج سے مرض بڑھ گیا +

رفیق نسوان لکھنؤ لکھتا ہو کہ امسال دیوالی پر سیکڑوں کا دیوالہ نکل گیا جو قماربازی کے شایق تھے اور کہتا ہو کہ سرکار کی جانب سے جوا کھیلنے کی قطعی ممانعت ہونی چاہئے +

مرادآباد سکول کے سیکنڈ ماسٹر مولوی وزیر احمد صاحب بی اے اس قصور پر معطل کئے گئے کہ وہ اپنے بھائی کے نام سے تجارت کرتے تھے حالانکہ کسی سرکاری ملازم کو کاروبار تجارت کی اجازت نہیں ہو +

اگرہ پنچ کے ایڈیٹر کو تین ماہ قید محض اور اُنکے نامہ نگار کو ایک سال قید کی سزا اس علت میں ہوئی کہ ایک افسر پولیس کی رشوت ستانی کی شکایت لکھی تھی جو تحقیقات میں غلط ثابت ہوئی +

اخبار عام کی یہ خبر کہ سنٹرل میں ڈپٹی مجسٹریٹوں پر جوتیوں کی مار بڑی قابل افسوس ہو۔ وہ ورمین اسپر لکھتا ہو کہ خدا دیسیوں کو خود اختیاری و آزادی تو کیا محدود حکومت تک بھی نہ پہنچائے +

مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی مسٹر وار برٹن میں جو ایل سردار دیال سنگھ صاحب کیطرف سے چیف کورٹ میں دایر ہوا ہو اسکی پیشی کی تاریخ ۸ ماہ حال مقرر ہوئی تھی کیفیت معلوم ہونے پر لکھی جائیگی +

مہاراجہ کپورتھلہ کو اختیارات ریاست حاصل ہوگئے سنا ہو کہ اب وہ ولایت کی سیر کی خواہش رکھتے ہیں +

مہاراجہ پٹیالہ بھی سنتے ہیں کہ عازم سیر یورپ ہیں +

نواب صاحب والی بہاولپور اور اُنکے وزیر باتدبیر کے تعلقات درمیان بہت عمدہ ہیں۔ نواب صاحب ممدوح نے ازراہ قدردانی وزیر موصوف کو ایک نہایت عمدہ طلائی گھڑی مرحمت فرمائی ہو +

تازہ خبریں

لنڈن ۲ دسمبر کل کے جلسہ میں مسٹر پارنل نے بیان کیا کہ میں نے ہفتے کے روز مسٹر گلیڈ سٹن کو اطلاع دی ہی کہ میں اس شرط پر استعفا دیتا ہوں کہ لبرل سرگروہ لوگ پر آیرلینڈیوں کو آیندہ اگر خود اختیار دینے کا ذمہ لیں +

مسٹر گلیڈسٹن اور دیگر اشخاص نے مسٹر پارنل کے ساتھ آیندہ راہ و رسم رکھنے سے انکار کر دیا ہی +

لنڈن ۲ دسمبر - ۱۲ - ۱۵ - اے - ایم - کل (دپہر کی) دوپہر کو آئرش ممبروں کا ایک دراز اور پُرجوش میٹنگ ہوا - جسکے صدرنشین مسٹر پارنل تھے - یہہ جلسہ شب گذشتہ کو آدھی رات تک کے لئے اور پھر بعد ازاں آج (منگل) دوپہر تک کیواسطے ملتوی ہوا - مسٹر سکسٹن اور مسٹر ہیلے نے اُس ترمیم کی مخالفت کی جسکو مسٹر بولان نے بدین مضمون پیش کیا تھا کہ اس معاملہ میں جبتک منتخب کرنیوالوں سے مشورہ نہ کر لیا جاوے ہمکو مسٹر پارنل کے سرگروہی سے علیحدہ کئے جانیکی نسبت اپنا فیصلہ اُسوقت تک ملتوی رکھنا چاہئے اور صاحبان موصوف نے اصرار کیا کہ ترمیم مذکورہ کے متعلق فوراً تصفیہ ہو جانا چاہئے - مسٹر سکسٹن نے کہا کہ اگر مسٹر پارنل ہمارے سرگروہ رہے تو میں خود مستعفی ہو جاؤنگا - مسٹر سکسٹن نے مسٹر پارنل سے دریافت کیا "کیا آپ کے رفقا آپ کے غلام نہیں ہیں"؟ اسپر مسٹر پارنل نے پچھلے ہفتہ اپنے پریزیڈنٹ منتخب کرنے اور اب علیحدہ کر دینے کے لئے داو بلا کرنے پر اپنی پارٹی کو سخت ملامت کی - اُنہوں نے کہا کہ آیرلینڈ کے لوگ چونکہ میرے ساتھ ہیں - اسلئے میں آپ صاحبوں کے کہنے سے علیحدہ نہیں ہونگا +

آرچ بشپ والش نے مسٹر پارنل کے برخلاف رائے دی ہی +

ڈبلن میونسپل کونسل میں نیشنلسٹوں یعنی حامیان قوم نے مسٹر پارنل کی سرگروہی قایم رہنے کے حق میں ایک رزولیوشن ۲۹ بمقابلہ ۱۲ کی روسے پاس کیا ہی +

لنڈن ۳ دسمبر کل جو جلسہ مسٹر نوسن کی ترمیم پر غور کرنیکے لئے منعقد ہوا - اُسکا فیصلہ مسٹر پارنل کے حق میں ۴۴ بمقابلہ ۲۹ ووٹ سے ہوا - مگر آخری نتیجہ غیر مطمئن خیال کیا جاتا ہی - باور کیا گیا ہی کہ آیرلینڈ اور امریکہ میں مسٹر پارنل کی بہت حمایت ہو رہی ہی +

مدراس ۳ دسمبر آج صبح کے گزٹ میں لارڈ کانیمرا کے مستعفی ہونے اور آنریبل مسٹر گارسٹن کے فرایض گورنری لینے کے متعلق اعلان شایع ہوا ہی - پرنسل شاف حسب دستور قایم ہی - اسطرح کونسل میں جو آسامی خالی ہوئی اُسپر مسٹر بلس مقرر ہوئے - اور مسٹر اُوزر عہدہ شرف پر گزٹ ہوئے ہیں +

ہز اکسلنسی گورنر بہادر آیندہ اتوار کو کلین گرانٹ جہاز میں کولمبو کیطرف روانہ ہونگے +

کوئیٹہ ۱ دسمبر شاہی توپخانہ کی پہاڑی باٹری نمبر ۷ - ۸ - آج درہ ژوب سے یہاں پہنچی - رستہ میں البولی سے لیکر یہانتک موسم کی سختی سے بہت تکلیف ہوئی - مگر باوجود حالت ناموافق کے فوج کی صحت رستہ بھر اچھی رہی ہی +

آگرہ - ۲ دسمبر ہز اکسلنسی وایسرائے نے ڈفرن فنڈ برانچ کے جلسہ میں میم صاحبہ کیطرف سے فرمایا کہ لیڈی ڈفرن صاحبہ نے لیڈی لینسڈون صاحبہ کو جو چارج دیا ہی - وہ بہمہ تن اُسکی ترقی کے واسطے کوشاں ہیں - اور صوبہ ہائے غربی و شمالی نے اس بارہ میں جو سرگرمی دکھائی وہ فی الحقیقت قابل تحسین ہی +

غزل

زہیر - از - بیاس

گر ظلم و جفا ہمپہ ستمگار کرینگے -
سہتے ہوئے عیسیٰ کا ہم اقرار کرینگے

کرتے ہیں ستم اور وہ کئی بار کرینگے
مر جائینگے ہم لیکہ نہ انکار کرینگے -

ہی نام مسیحا پہ میری جان بھی حاضر
قد ہو نہ پہ فدا اُسکے یہہ گھربار کرینگے

ہو موت و یا تنگی و حرمان و مصیت
اس سے نہ جدا ہمکو یہہ زنہار کرینگے

دنیا میں و لاکو کہ ہو غمگین بہت تو -
سب دوروئے دل سے وہ آزار کرینگے

ایمان مسیحا پہ مریضوں کو ہو کافی -
اچھا فقط - ایماسے وہ بیمار کرینگے

او یاں جہاں فیض نہ یوینگے ذرا بھی
گر سنت عیسیٰ نہ گنہگار کرینگے

ہی جنکو یہاں چشمہ حیواں سے عداوت
اگروز اُنہیں داخل فی النار کرینگے

محتاج ہیں سب غیر مسیحی یہہ دو عالم
نادار کو بیشک وہی زردار کرینگے

نافر ہوا یاں جو کوئی فرمان خدا سے
واں اُسکو جہنم کا سزاوار کرینگے

خالی ہی اگر حب الٰہی سے ترا دل
آ پاس مسیحا کے وہ سرشار کرینگے

لاریب رہا ہووینگے ہر قید خطا سے
جو پیروی عیسیٰ کی خطا کار کرینگے

ہی خود ہی خدا - ابن خدا کلمہ مجسم
آگے یہہ ہی ہر ایک کے اذکار کرینگے

خاموش نہ ہووینگے ثنا گوئے مسیحی
ہر وقت وہ عیسیٰ ہی کا اظہار کرینگے

کیا ہمسری مدّاح مسیحی کی زہیر اب
سلمان - و غنی تجشی - و جرّار کرینگے -

کیا گیا ہی کہ ”ہفتہ وار اخبار عام“ بھی جاری ہو ہفتہ وار اخبار عام“ میں وہ تمام مضامین اور خبریں ایک سلسلہ سے درج ہوتی ہیں جو ”روزانہ اخبار عام“ میں شایع ہوا کرتی ہیں ”ہفتہ وار اخبار عام“ گویا کہ ”روزانہ اخبار عام“ کا ایک مجموعہ ہی +

”روزانہ اخبار عام“ کی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک ؏ (بارہ روپیہ) مقرر ہی اور ”ہفتہ وار اخبار عام“ کی قیمت سالانہ مبلغ ے (چھہ روپیہ) معہ محصولڈاک ہی +

جو صاحب چاہیں تحریر کرنے پر ”روزانہ اخبار عام“ یا ”ہفتہ وار اخبار عام“ کا ایک پرچہ بطور نمونہ بلا قیمت منگا سکتے ہیں بعد میں جنکی خریداری پسند ہو اُنکی قیمت پیشگی ارسال ہونے پر خریداران اخبار عام میں آپکا نام نامی درج رہیگا - اور پرچہ برابر روانہ خدمت ہوگا +

راقم مہتمم اخبار عام - لاہور

ضرورت

مڈل سکول کانگڑہ میں دو ورنیکولر سند یافتہ یعنی دوم وچہارم استادوں کی ضرورت ہی اول کی تنخواہ ؏ دوسرے کی ؏ روپیہ ہوگی - درخواست معہ نقول اسناد مشتہر کے پاس آنی چاہیے +

المشتہر برج لال دت ہیڈ ماسٹر مشن سکول کانگڑہ

اشتہار

(بنمبر ۱۱ ء نمبر ۲)

جو کہ سرسہ برانچ پر واسطے کام کھدائی ٹھیکہ داروں کی ضرورت ہی لہذا یہہ اشتہار بنابر اطلاع محکمہ ہذا سے جاری کیا جاتا ہی جو شخص کام کھدائی کا ٹھیکہ لینا چاہے معہ مزدوران بمقام جری راستہ کرنال بخدمت مسٹر رسل صاحب بہادر اسسٹنٹ آخر پوکو حاضر ہو جاوے نرخ عمدہ دیا جائیگا جسکی تفصیل ذیل +

کھدائی ۳ فیٹ ۱۰/ دو روپیہ دس آنہ -

کھدائی ۴ فیٹ ۱۲/ دو روپیہ بارہ آنہ -

کھدائی ۵ فیٹ ۱۴/ دو روپیہ چودہ آنہ -

کھدائی ۶ فیٹ سے ؏ تین روپیہ -

جہاں پر زمین سخت ہوگی وہاں علاوہ نرخ کے دو آنہ ۲/ زیادہ دیئے جاوینگے - اور جہاں زمین بہت سخت ہوگی وہاں چار آنہ بہر +

دستخط

جی جی ہیٹن صاحب بہادر اگزکیوٹیو انجنیر سرسہ برانچ ڈویژن کرنال

اشتہار

مشن سکول جیپور (راجپوتانہ) کے لئے ایک انگریزی سیکنڈ ماسٹر کی ضرورت ہی - تنخواہ ساٹھہ روپیہ ماہوار دیجائیگی اور ایک میتھمیٹکس (ریاضی) کے معلم کی ضرورت ہی جسکو چالیس روپیہ ماہوار تنخواہ ملے گی - درخواست معہ سارٹیفکٹ لیاقت و نیک چلنی مشتہر کے پاس بمقام جیپور مشن بھیجنی چاہیئے +

المشتہر پادری جارج میکلسٹر صاحب -

لوکل

۸ ماہحال کو محلہ ڈھولیوال ایک نہائت افسوسناک واردات قتل و خودکشی وقوع میں آئی مسمی عبداللہ موچی اور اُسکی عورت میں بوقت شب اُنکی دو سالہ لڑکی کی منگنی کی نسبت باہمی تنازعہ پر کہ خاوند اُسکی منگنی ایک جگہہ کرنا چاہتا تھا مگر عورت دوسری جگہہ کرنا چاہتی تھی یہانتک نوبت پہنچی کہ عورت نے کسی اوزار سے اپنی خوردسال لڑکی کا گلا کاٹ ڈالا - اور بعدہٗ ایک قریب کے کنوئیں میں گر کر اپنے کو ہلاک کیا - بوقت صبح اس خوفناک واردات کی خبر مشتہر ہوئی - پولیس اور حکام موقع پر موجود ہوئے عورت کو کنوئیں سے مردہ نکالا گیا - اور تحقیقات شروع ہوئی تماشائیوں کا بڑا ہجوم کنوئیں پر جہاں عورت کی لاش چارپائی پر پڑی تھی - اور اس کے گھر کے سامنے جہاں حلق بریدہ لڑکی ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی میں چارپائی پر پڑی ہوئی تھی فراہم تھا - عبداللہ کا بیان ہی کہ وہ رات کے تین بجے شیر کے شکار کو اپنے بہنوئی مسمی گامی کے ہمراہ گیا ہوا تھا اور کوئی تنازعہ باہمی بھی اُس رات خاوند جورو میں نہیں ہوا - اور لڑکی کے گلا کٹنے اور اپنی عورت کے کنوئیں میں گرنے سے مطلق اُسکو کچھہ علم نہیں - دوپہر کے بعد ہر دو لاشیں ہسپتال کو بھیجی گئیں جہاں دوسری صبح کو عورت کی لاش کا پوسٹ مارٹم کیا گیا - سُنا گیا ہی کہ عورت کو پانچ چھہ مہینے کا حمل تھا - ابھی تک اس واردات کی اصل کیفیت معلوم نہیں ہوئی - مختلف باتیں عوام میں مشہور ہیں - آیندہ جیسا حال معلوم ہوگا لکھینگے +

سُنا گیا کہ آجکل شہر میں عارضۂ چیچک زور پر ہی - طرفہ یہہ کہ نہ صرف بچے اس مرض میں مبتلا ہیں بلکہ اکثر جوان مرد اور عورتیں اس مہلک بیماری میں گرفتار ہوتے ہیں چنانچہ ہفتہ حال میں ایک نوجوان مسلمان عورت جو خوفناک طرح پر مبتلائے چیچک تھی مرگئی +

۱۷ ماہحال کو سالیانہ مشنری کانفرنس لودیانہ میں فراہم ہوگا - جسکی کیفیت آیندہ کو درج اخبار کیجائیگی +

پرچہ رپورٹ پیدایش و اموات دفتر ہذا میں پہنچا جس سے معلوم ہوا کہ اس ہفتہ میں پیدایش ۴۵ - اموات ۴۵ صحت عموماً اچھی ہی +

واسطے پادری ای ایم وہیری صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ... صاحب مہتمم کے اہتمام سے چھپا